احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 24 اکتوبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 24 اکتوبر 2001ء 6 شعبان 1422 ہجری - 24 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 243

## قرعہ ڈالا گیا

حضرت سعد بن خیثمہؓ جنگ بدر کے وقت کم عمر تھے مگر شرکت کے لئے تیار ہو گئے چونکہ ان کے والد بھی میدان جنگ میں جا رہے تھے اس لئے انہوں نے بیٹے سے کہا کہ تم گھر پر رہو۔ مگر بیٹے نے کہا اگر حصول جنت کے علاوہ کوئی اور موقعہ ہوتا تو میں آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا لیکن اس معاملہ میں معذور ہوں۔ آخر قرعہ ڈالا گیا۔ جس میں بیٹے کا نام نکلا اور اس نے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 275 از ابن اثیر مکتبہ اسلامیہ طہران)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سچا ایمان گناہ کو باقی نہیں رہنے دیتا اور سچا ایمان کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ آپ یاد رکھیں جو مریض طبیب کے پاس جاتا ہے تو طبیب اس کی مرض کو تشخیص کر کے ایک علاج بتا دیتا ہے اس کا فرض ہے کہ بیمار کو متنبہ کر دے علاج کرنا نہ کرنا مریض کا اپنا اختیار ہے وہ یہ بتا دے گا کہ داغ لگانے کی جگہ ہے تو داغ دو یا جونک لگاؤ وغیرہ یعنی جو علاج ہو وہ بتا دے گا اسی طرح پر ہم اصل علاج بتا دیتے ہیں کرنا نہ کرنا ہر شخص کے اپنے اختیار میں ہے۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور نہ ان حواس سے ہم اس کو محسوس کر سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ ان محسوسات میں سے ہوتا جن کے لئے یہ حواس ہیں تو بے شک وہ نظر آ جاتا یا محسوس ہو سکتا مگر ان حواس میں سے کوئی حس اس کے لئے بکار نہیں۔ اس کی شناخت کے خاص وسائل ہیں اور اور حواس ہیں گو حکیموں برہموؤں اور فلاسفروں نے بجائے خود ٹکریں ماری ہیں لیکن وہ سب غلطیوں میں مبتلا ہیں اور وہ ایمان جو انسان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتا ہے ان کو نصیب نہیں ہوا جب خود ان کی یہ حالت ہے تو وہ دوسروں کے لئے ہادی اور رہنما کیونکر ہو سکتے ہیں جو خود مشکلات میں مبتلا ہیں اور جن کو خود سکینت اور اطمینان نہ ہو وہ اوروں کے لئے کیا اطمینان کا موجب ہوں گے اس سلسلہ کی راہ کے چراغ دراصل انبیاء علیہ السلام ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ نور ایمان حاصل کرے اس کا فرض ہے کہ اس راہ کی تلاش کرے اور اس پر چلے بدوں اس کے ممکن نہیں کہ معرفت اور سچا گیان مل سکے جو گناہ سے بچاتا ہے اور ہر ایک شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ کس شئے کا اتباع اس وقت حقیقی ایمان اور گیان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب انسان سچائی پر قدم مارنے لگتا ہے تو اس کو مشکلات اور ابتلا پیش آتے ہیں برادری اور قوم کا ڈراسے دھمکاتا ہے لیکن اگر وہ فی الحقیقت سچائی سے پیار کرتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے تو وہ ان بتلاؤں سے نکل جاتا ہے ورنہ ابتلا اس کا نفاق ظاہر کر دیتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دیوانہ بنے کسی ننگ و عار کی سچائی کے لئے پروانہ کرے جب تک وہ ان قیود کا پابند ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

(ملفوظات جلد دوم ص 609)

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 ستمبر 2001ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل بیت فضل لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(1) مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خاں صاحب ندیم آف Chester صدر جماعت احمدیہ نارتھ ویلز مختصر علالت کے بعد 23 ستمبر 2001ء کی صبح کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم مکرم محمد یامین ندیم خاں صاحب کے بیٹے اور مکرم ریٹائرڈ کرنل محمد سعید صاحب آف کینیڈا کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت نیک، مخلص خاموش طبع، احمدیت کے فدائی اور دعوت الی اللہ میں سرگرم رہنے والے خادم سلسلہ تھے۔

(2) محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ مقیم کاونٹری 21 ستمبر کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب آف دوالمیال، بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ملک اعجاز احمد صاحب اور ملک اعتزار احمد صاحب کی والدہ اور مکرم ملک عبداللہ خاں صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ و تربیت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ صدر لجنہ دوالمیال اور صدر لجنہ ضلع چکوال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ عمیرہ نذیر صاحبہ 23 ستمبر کو ناٹنگھم میں بعمر 34 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم وحید احمد صاحب اور ڈاکٹر فرحت سکندر صاحبہ آف کراچی کی بیٹی اور ڈاکٹر سعید احمد سیکرٹری مال جماعت ناٹنگھم کی اہلیہ تھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری - لندن)

## خصوصی درخواست دعا

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل کمر درد اور ٹیومر کے عارضے سے علیل ہیں۔ کمر درد چند دن سے بہت شدت اختیار کر گئی ہے رات کو بستر پر سویا نہیں جاتا۔ نیز ٹیومر کا علاج ابھی جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

قیام نماز کا آخری کارخانہ خاندان ہے اسے حرکت دینے کے لئے جماعتی تنظیمیں قائم ہیں

# ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کے لئے منعقد کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں' اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو۔ انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو' کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جواب دہی کے قریب تر جا رہے ہو۔ ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جواب دہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جواب دہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں' اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دہری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گذشتہ گذرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کیلئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے' ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں' انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کر لیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کر لیں' تین مہینے میں مقرر کر لیں مگر جب مقرر کر لیں پھر اس پر قائم رہیں' اس پر صبر دکھائیں ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے' اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے' کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی' کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1985ء) (الفضل 24 اگست 98ء)

## جو خاک میں ملے

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

ناپاک زندگی ہے جو دوری میں کٹ گئی
دیوار زہد خشک کی آخر کو پھٹ گئی

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیال حضرتِ عزت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

(درثمین)

# اصحّ الکتب بعد کتاب اللّٰہ - صحیح بخاری

## قرآن کریم کے بعد ہماری مسلمہ کتابوں میں سے اول درجہ پر صحیح بخاری ہے

## اگر کوئی حدیث قرآن کریم یا صحیح بخاری کے مخالف ہو تو وہ لائق قبول نہیں

(حضرت مسیح موعود)

مکرم منیر احمد صاحب جاوید

قسط اول

صحیح بخاری۔ سید المحدثین حضرت محمد بن اسماعیل البخاریؒ کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو خدا تعالیٰ نے اتنی قبولیت عطا فرمائی کہ آج یہ کلام پاک کے بعد اسلامی کتب میں صحیح ترین اور مستند ترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اور ساری امت مسلمہ صحیح بخاری کی اس حیثیت اور اس کے اس مرتبہ کو مانتی ہے اور یہی وہ کتاب ہے جو اپنے مصنف کو حیات جاودانی عطا کر گئی ہے۔ چنانچہ امت مسلمہ کے بعض بزرگوں نے خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جس میں آپؐ نے صحیح بخاری کو "ہماری کتاب" کہہ کر یاد فرمایا اور اس کا درس دینے کی تلقین فرمائی۔

اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود کے ایک ساتھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ اور جید عالم حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ

"بخاری کبھی فوت نہ ہوگا"

یہ رویا بھی صحیح بخاری کے مقام و مرتبہ پر دلالت کرتی ہے۔

اس رویا سے صحیح بخاری اور اس کے بلند پایہ مصنف کا مقام بخوبی واضح ہو جاتا ہے گویا یہ کتاب ہمیشہ قبول عام کا درجہ پاتی رہے گی اور اس کا مصنف امت میں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے بطور محسن دیکھا جاتا رہے گا۔

## سبب تالیف

حضرت امام بخاری نے جب یہ دیکھا کہ آپ کے عصر و عہد میں جتنی بھی کتب حدیث مرتب ہوئی ہیں ان میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی احادیث پائی جاتی ہیں اور ان کا پڑھنے والا صحیح و سقیم کا فرق و امتیاز نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں بہت سے جھوٹے لوگوں نے من گھڑت روایات بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنی شروع کر دی ہیں تو اس زمانہ میں احادیث کی چھان پھٹک اور صحیح احادیث کی جمع و تدوین کی اشد ضرورت پیدا ہوئی۔ ایسے وقت میں حضرت امام بخاریؒ نے ان کتب کے ایسے نقائص کو دور کرنے کے لئے ارادہ کیا کہ صرف صحیح احادیث کو جمع کروں گا کہ جن کی صحت پر کسی کو کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف کا بیڑہ اٹھایا۔

اسی طرح تالیف صحیح کا دوسرا سبب امام اسحٰق بن راہویہ کی وہ فرمائش بنی جو انہوں نے امام بخاریؒ سے کی تھی۔ امام بخاری نے بیان کیا۔ ہم لوگ ایک روز امام اسحٰق بن راہویہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا:۔

کاش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثوں سے ایک مختصر کتاب تم جمع کرتے۔

امام بخاری کہتے ہیں:۔ میرے جی میں یہ بات بیٹھ گئی اور آگ پر تیل کا کام دے گئی۔ میں نے اس وقت سے جامع صحیح کی تدوین شروع کر دی۔

اور تیسری وجہ تالیف صحیح کی یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ کے پاس کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے جس سے میں آپ کے چہرہ مبارک سے مکھیوں کو ہٹا رہا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ بیدار ہونے پر میں نے معبرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جن جھوٹی حدیثوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ تم ان کی قلعی کھولو گے اور ساری ایسی آلائشوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پاک و صاف کرو گے۔

(مقدمہ فتح الباری ص 8 و تاریخ بغداد جلد اول ص 8)

چنانچہ اس مبارک خواب نے امام المحدثین کے شوق کو دوبالا کر دیا اور آپ جامع صحیح کی تالیف میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور جیسا آپ نے دیکھا تھا۔ پورا ہوا اور آپ نے جھوٹی حدیثوں کی قسم کی سب مکھیوں کو، جو آپ کے زمانہ میں اسلام کے اردگرد بھنبھنا رہی تھیں دور ہٹا دیا اور اسلام کی سچی اور اصلی اور حقیقی تصویر رہتی دنیا تک کیلئے لوگوں کے سامنے پیش کر دی۔

ایک چوتھی وجہ تالیف صحیح کی یہ ہوئی کہ اس سے پہلی کتب کا واحد مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح احادیث کو محفوظ کر کے ضائع ہونے سے بچا لیا جائے۔ چنانچہ احادیث کو صرف محفوظ اور یکجا کرنے کی طرف تو مؤلفین کی توجہ رہی مگر احادیث رسولؐ کے گلدستوں کو مضامین کی مناسبت سے یکجا کرنے کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک موضوع سے متعلق احادیث بھی یکجا نہیں مل سکتی تھیں۔ اس کمی کو بھی امام صاحب نے اس کتاب کی تالیف کے ذریعہ سے دور فرمایا۔

علاوہ ازیں حدیث کے بعض راویوں نے فقہ الحدیث سے صرف نظر کر کے صرف اور صرف حفظ اور روایت پر ہی اکتفا کر لیا تھا۔ نتیجۃً لوگ دلائل و براہین کے ذریعہ سے اہل بدعت اور گمراہ فرقوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھے یہ خامی بھی امام بخاری نے دور کی اور اس طرح سے آپ نے یہ نہایت عمدہ کتاب تالیف فرمائی جس کا انداز بیان اچھوتا، نرالا اور دلوں میں کھب جانے والا ہے اور یوں آپ نے لوگوں کو دلائل و براہین کا ایک سیل رواں عطا کر دیا۔ جس سے امام بخاری کے اسلوب بیان پر بھی روشنی پڑے گی اور بے اختیار آپ کے ذہن رسا کو داد دینے کو جی چاہے گا۔ آپ نے قرآن پاک کی آیت میں لفظ متوفیک کے معنی ممیتک بیان فرما کر ہمیشہ ہمیش کیلئے مسئلہ حل فرما دیا۔

## عنوان تالیف

صحیح بخاری کی تالیف میں امام بخاریؒ کا مقصود و مطلوب ان احادیث کو منتخب اور جمع کرنا تھا جن کے راوی قابل اعتبار ہوں اور جن کے متن ہر قسم کے نقائص سے پاک ہوں اور جن کی صحت اور ہر قسم کے سقم سے مبرا ہونے پر محدثین عظام کا اتفاق ہو چکا ہو۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنی تالیف کا نام

"الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ وسننہ وایامہ"

رکھا۔ جو ہمارے ہاں صحیح بخاری کے مختصر نام سے معروف ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کے اس عنوان کی وضاحت بھی کتب حدیث کی مختلف اقسام کے اعتبار سے کر دی جائے۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ اپنی کتاب "عجالہ نافعہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

**الجامع۔** وہ کتاب جس میں مقررہ آٹھ قسم کی حدیثیں ہوں یعنی عقائد، احکام تفسیر آداب و سیر اور فضائل و مناقب وغیرہ جامع میں صحیح [illegible]ں کا التزام ہوتا ہے امام بخاریؒ نے اپنی ساری صحیح میں اس طریق کو روا رکھا ہے۔

**الصحیح۔** جس کی تمام احادیث صحیح ہوں اگر کوئی معلل یا شاذ روایت آ گئی ہو تو اس کا ضمناً ذکر ہو۔)

**مسند۔** اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بترتیب صحابہ جمع کیا گیا ہو۔

یعنی باعتبار حروف تہجی، بلحاظ سبقت اسلام باعتبار شرافت نسبی۔

**سنن:۔** وہ کتاب ہے جس میں احادیث احکام ہوں اور فقہی طرز پر اس کے ابواب ہوں۔

(فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ ص 47 تا ص 49 و معارف السنن شرح ترمذی ج 1 ص 18)

لیکن یہاں سنن سے مراد حضور اکرمؐ کے اقوال وافعال و احوال ہیں اور ایامہ سے مراد آپ کی زندگی کے وہ واقعات ہیں جن کا دور جاہلیت سے تعلق ہے مگر امام موصوف نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔

بہرحال اس ساری بحث کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ صحیح بخاری کے عالی مقام مصنف نے جن باتوں کا التزام اپنی صحیح میں کیا، انہی کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کا نام بھی رکھا۔ تاکہ ہر زمانہ میں یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہو کر لوگوں کی ہدایت کا سامان بہم پہنچاتی رہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ مؤلف نے پوری کتاب میں صحت کا التزام رکھا جو اس کے نام سے ظاہر ہے۔

(مقدمہ فتح الباری شرح بخاری ص 5)

## سن تالیف

معین طور پر تو اس کا علم نہیں ہوتا کہ امام بخاریؒ نے اس کتاب کی تصنیف کا آغاز کب کیا اور کس سن میں اس سے فارغ ہوئے تاہم اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ تصنیف صحیح کے کام سے فارغ ہونے پر آپ نے اسے اپنے شیوخ امام احمد بن حنبل متوفی 241ھ امام علی بن المدینی متوفی 234ھ اور امام یحیٰی بن معین متوفی 233ھ کی خدمت میں پیش کیا۔ امام یحیٰی بن معین کا سن وفات 233ھ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام موصوف 233ھ سے قبل تالیف صحیح کے کام سے فارغ ہو چکے تھے۔ البتہ آپ اس میں بعد میں اضافے بھی فرماتے رہے۔ (لامع الدراری ص 37)

یہ کتاب حضرت امام بخاریؒ نے سولہ سال میں مکمل کی۔ اس بارہ میں آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب جامع صحیح 16 سال میں تصنیف کی (وفیات الاعیان ج 2 ص 335)

امام موصوف کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس کی تصنیف کا کام 217ھ میں شروع کیا ہوگا۔ جب آپ کی عمر 23 برس تھی۔

(لامع الدراری ص 26)

## کیفیت تالیف

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کی تالیف میں یہ طریق اختیار فرمایا ہے کہ متن میں تو احادیث صحیحہ ہیں اور عناوین باب میں عقائد واحکام اور مسائل شرعیہ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کبھی آیات قرآنیہ کے ذریعہ سے کیا ہے تو کبھی تعلیقات (بغیر سند کے احادیث) اور متابعات (تائیدی احادیث) کے ذریعہ سے کیا ہے۔ اور یوں آپ نے کئی قسم کے انداز اختیار کر کے اپنی جامع میں صحیح علم کلام کو نکھار کر پیش فرما دیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہی تین باتیں جو صحیح بخاری کا اصل موضوع ہیں۔ یعنی صحیح احادیث صحیح علم فقہ اور صحیح علم کلام اور انہی کو بطریق احسن واضح کرنے کے لئے آپ نے اپنی کتاب کی تیاری میں بے انتہاء اہتمام فرمایا۔

## تالیف صحیح میں اہتمام

امام بخاریؒ نے سولہ برس کی محنت شاقہ سے ملک ملک کی خاک چھان کر گوشہ گوشہ سے احادیث صحیحہ کے جو انمول جواہر ریزے چنے تھے۔ ان میں سے بھی بکمال تحقیق وتدقیق بالکل صحیح احادیث کا انتخاب اپنی صحیح میں جمع کر دیا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے آپ نے اسے 3 بار تصنیف کیا۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب کو 3 بار تصنیف کیا۔ ملا علی قاری نے اس کی وضاحت بایں الفاظ فرمائی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کتاب کی تنقیح وتہذیب تین بار فرمائی۔

(مرقاۃ المفاتیح ج 1 ص 13)

امام بخاریؒ کا اپنا بیان ہے کہ "میں نے "الجامع الصحیح" کو مسجد حرام میں تصنیف کیا اور ہر حدیث کو کتاب میں درج کرنے سے پہلے میں استخارہ کرتا جب اس کی صحت پر پوری طرح انشراح ہو جاتا تو تب اس حدیث کو کتاب میں جگہ دیتا"

(ارشاد الساری جلد اول ص 20)

ابوالہیثم کہتے ہیں کہ میں نے امام فربری سے سنا کہ امام بخاریؒ نے مجھے بتایا کہ میں نے الجامع الصحیح میں اس وقت تک کوئی حدیث داخل نہیں کی جب تک غسل کر کے دو رکعت نماز ادا نہ کر لی۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 9)

علامہ عبداللہ بن عدی اپنے شیوخ کی ایک جماعت سے نقل کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کے تراجم ابواب کو حجرہ نبوی اور منبر کے درمیان میں بیٹھ کر لکھا ... ہر ترجمۃ الباب کو دو رکعت نماز پڑھ کر صاف کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج 2 ص 9)

ان واقعات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امام بخاریؒ فی کل حین وآن "الجامع الصحیح" کی تالیف کی دھن میں لگے رہتے۔ اور یہ آپ کی حسن نیت کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ کی یہ جامع اس قدر مقبول ہوئی کہ آپ کی زندگی میں ہی نوے ہزار آدمیوں نے اسے آپ سے بلاواسطہ سنا اور اسی حسن نیت اور صحیح انداز فکر کا نتیجہ ہے کہ آپ کی تالیف آج بجا طور پر "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" ہے اور آپ نے اس کی تالیف میں جو غیر معمولی اہتمام کیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بے شمار لوگوں کا یہ قول ہے کہ امام بخاریؒ نے گویا براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر اسے جمع کیا ہے۔

## تالیف صحیح میں امام کا نقطہ نظر

جمع احادیث کے بارہ میں امام بخاری کا نظریہ دوسروں کے مقابلہ میں بالکل اچھوتا نظر آتا ہے۔ آپ کو صحیح غلط، اچھی بری تمام احادیث جمع کرنے کا شوق نہیں۔ موصوف نے اپنے مجموعہ کو رطب ویابس سے بھرنا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نے احادیث کے لئے جانچنے اور پرکھنے کی ایک میزان مقرر فرمائی جو حدیث اس میزان وکسوٹی پر پوری اترتی اسے آپ اپنی صحیح میں جگہ دیتے ورنہ نظر انداز فرما دیتے تھے۔ گویا وہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ آپ کی طرف غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہے۔ آپ کی اس کسوٹی میں سب سے پہلے راویوں کی زندگی اور ان کے عمل کو پرکھا جاتا ہے۔ آپ ان کے حالات جانچتے ان کے اخلاق وعادات، راستگوئی، صدق وصفاء امانت ودیانت نیکی وایمانداری طرز زندگی، معاشرت وتمدن وطن مالوف اور خاندان کے بارہ میں تحقیق کرتے کہ ان معاملات میں وہ کن درجات واقدار کے حامل ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ کی نظر اس امر پر بھی رہتی کہ راوی کا تعلق اور صحبت اپنے سے پہلے راوی کے ساتھ ہے یا نہیں۔ یا یوں ہی اس نے سنی سنائی بات کو حضور اکرم کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

پھر آپ یہ بھی دیکھتے کہ راوی کا تعلق اپنے سے اوپر راویان اولیٰ میں کسی غلط راوی سے تو نہیں مل گیا؟ آپ ان تمام امور کو اس لئے پیش نظر رکھتے کہ تا تمام احادیث کو آیات قرآنیہ سے مطابقت دے کر مسائل شرعیہ میں فتاویٰ جاری کریں۔ اور اجرائے فتاویٰ میں کسی قسم کی لغزش نہ ہو سکے۔ اور یہ کہ آپ کی کتاب میں درج کوئی بھی حدیث کلام الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور ہر وقت یہ چیز آپ کے ذہن میں رہتی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال، اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سرمو مختلف نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ایسا حکم جو قرآن کریم کے خلاف ہو۔ اسے حضورؐ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان احتیاطوں کے بعد مزید یہ کہ آپ اپنے مجموعہ کو اس قدر متبرک ومقدس رکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی تالیف میں کسی قسم کی نمود ونمائش کا دخل نہ ہو پائے اس لئے کہ جس وجود کی طرف انہیں منسوب کیا جا رہا ہے۔ وہ ہر قسم کے نمود ونمائش سے منزہ ہستی ہے۔ اس لئے آپ اس کی تالیف میں خالصۃً لوجہ اللہ کوشاں رہے آپ کے یہ نظریات اعلیٰ وارفع تھے۔ جبھی تو اللہ نے اسے تلقی بالقبول عطا فرمائی۔ اور ایک جہان کے دل میں اس کی محبت ڈال دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں جب کہ ابھی اشاعت کے ذرائع بھی کم تھے، اور مسلمانوں پر ادبار بھی تھی، کئی بزرگ یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ زندگی میں ایک بار صحیح بخاری کی زیارت بھی نصیب ہو جائے۔

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ امام بخاری کا مطمح نظر اپنی جامع کو رطب ویابس سے پاک شکل میں پیش کرنا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے کل احادیث صحیحہ کا حصول بھی مطمح نظر نہیں بنایا بلکہ اختصار کا لحاظ رکھتے ہوئے احادیث صحیحہ کو پیش کرنا آپ کا مقصود تھا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں۔

یعنی۔ میں نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے سوا کچھ درج نہیں کیا اور (اختصار کے خیال سے) بہت سی صحیح احادیث چھوڑ بھی دی ہیں۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 9 شروط الائمۃ الخمسہ ص 50)

چنانچہ امام حازمی نے بھی امام صاحب کے اس نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ کا مقصود احادیث صحیحہ کا ایک اختصار تیار کرنا تھا۔ احادیث صحیحہ کا استیعاب ان کے پیش نظر نہیں تھا۔

(التعلیقات علی الحازمی ص 50)

تالیف صحیح میں آپ کے نقطہ نظر کے بارہ میں چند مزید آراء پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

☆ امام نوویؒ فرماتے ہیں

"امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کا تعارف ہی نہیں بلکہ اس کتاب میں ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ احادیث سے احکام کا استنباط کیا جائے اور زندگی کے مختلف مسائل کیلئے ان سے استدلال کیا جائے"

(مقدمہ فتح الباری ص 6 امام اعظم اور علم الحدیث ص 487)

☆ علامہ نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ" میں امام بخاری کا نقطہ نظر بایں الفاظ بیان کرتے ہیں:۔

"امام بخاری نے صحت احادیث کے ساتھ فقہی فوائد اور حکیمانہ نکتوں کے استنباط کا بھی التزام کیا ہے"۔

(الحطہ ص 83)

☆ علامہ زاہد کوثری بیان کرتے ہیں کہ:۔

"صحیح میں امام بخاری کی غرض صرف یہ ہے کہ احادیث صحیحہ متصلہ کی تخریج کی جائے، اور اس کے ساتھ ان احادیث سے فقہ، سیرت اور تفسیر کے مسائل کا استنباط کیا جائے۔ اور استشہاد میں صحابہ، تابعین اور فقہا کی آراء سے مدد لی جائے۔ اسی بناء پر وہ متون احادیث میں تقطیع بھی کرتے ہیں۔

(التعلیقات علی الحازمی ص 50)

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی، جو صحیح بخاری کے سب سے بڑے شارح مانے جاتے ہیں۔ کی وقیع رائے اس بارہ میں یوں ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"امام بخاری کا نقطہ نظر یہ تھا کہ آپ کی صحیح فقہی فائدوں اور حکیمانہ نکتوں سے مالا مال ہو۔ آپ نے اپنے فہم کے مطابق متون احادیث سے بہت سارے نئے معانی نکالے ہیں اور انہی معانی کی مناسبت سے ایک ہی حدیث کو ایک سے زیادہ ابواب میں مختلف معانی کی وضاحت سے بیان کیا ہے"۔

(ہدی الساری ص 6)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:۔

"امام بخاری کی اصل غرض احادیث کے ذخیرہ میں سے صحیح ومستفیض ومتصل کا انتخاب ہے آپ نے اس میں فقہ وسیرت اور تفسیر سے بھی استنباط کیا ہے۔ اور اخذ حدیث میں جو شرط انہوں نے مقرر کی تھی وہ بدرجہ کمال پوری کی ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج 1 ص 15)

## عدد مرویات

علامہ الجزائری کے بقول صحیح بخاری ایک سو سے زائد کتب اور تین ہزار چار سو پچاس ابواب پر مشتمل ہے اور تمام احادیث معہ تعلیقات وشواہد ومتابعات ومکررات 9082 ہیں۔ مکرر روایات کو حذف کر کے احادیث مرفوعہ کی تعداد 2663 ہے۔ 22 احادیث معہ مکررات ثلاثیات (یعنی وہ احادیث جو صرف تین راویوں کے واسطہ سے امام تک پہنچیں) ہیں لیکن اگر مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے تو ثلاثی روایت کی تعداد 16 بنتی ہے۔ صحیح بخاری میں معلق روایات 341 ہیں اور وہ روایات جو متابعات یا تنبیہ کے طور پر لائے ہیں ان کی تعداد 344 ہے۔

(توجیہ النظر ص 94)

جب کہ علامہ نووی اور ابن الصلاح کے نزدیک تکرار کے ساتھ بخاری کی کل روایات 7375 ہیں اور عدم تکرار کے ساتھ 4000 ہیں۔

(تدریب الراوی ص 30)

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی نے پوری احتیاط کے ساتھ شمار کر کے روایات مرفوعہ کی تعداد 7397 بیان کی ہے جب کہ تکرار کے ساتھ متابعات وتعلیقات کی تعداد 1341 ہے۔ جن میں سے اکثر کو امام بخاریؒ نے مسنداً بیان کر دیا ہے۔ اور موقوفات صحابہ اور مقطوعات تابعین کی تعداد 341 ہے۔ اس طرح تمام احادیث کی کل تعداد 9407 بنتی ہے اور غیر مکرر روایات مرفوعہ 2353 اور غیر مکرر متابع ومعلق 160 ہیں۔ اس طرح غیر مکرر روایات کی تعداد 2513 بنتی ہے۔ اس تعداد میں آثار صحابہ وتابعین، جن کا ذکر تراجم ابواب میں امام صاحب نے کیا ہے، شامل نہیں ہیں۔

(مقدمہ فتح الباری ص 465 ولامع الدراری ص 38)

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی 446، حضرت انسؓ کی 268، حضرت ابن عمرؓ کی 270، حضرت ابن عباسؓ کی 217، حضرت عائشہ کی 242 حضرت عمرؓ کی 60، حضرت علیؓ کی 49، حضرت ابوبکرؓ کی 22، حضرت عثمان کی 9، ابوسفیان کی ایک اور دیگر صحابیات کی 242 روایات ہیں۔

(تاریخ الحدیث ص 85)

ہومیوپیتھی طریق علاج —————— مقبول احمد ظفر صاحب

# مریض کی علامات کی درجہ بندی اہمیت کے لحاظ سے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہومیوپیتھک کلاس نمبر35 میں فرماتے ہیں:-

"جتنی دوائیں آپ Mix کرنا شروع کریں اتنا ہی مرض سے واضح طور پر نپٹنے کی صلاحیت میں کمی آتی ہے۔ اور ملتی جلتی دوائیں مل کر اپنا Effect بڑھاتی نہیں بلکہ آپ کے Failure کو صرف Cover کرتی ہیں۔ اس بات کو خوب ہومیوپیتھ کو سمجھ لینا چاہئے۔ جو لوگ چھٹا مارتے ہیں وہ یہ فائدہ نہیں دیتا کہ سارے مل کر سارے Effects کو بڑھا دیں گے' جو اثرات ہیں ان میں غیر معمولی برکت پیدا ہوگی' غیر معمولی شدت پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ اثرات کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ ان کو اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے یا اپنے وقت کی کمی سے مجبور ہو کر' جب وہ یہ کام کر نہیں سکتے کہ ہر مریض کے لئے اس کی خصوصی دوا کو تلاش کریں تو پھر چھٹا استعمال کیا جاتا ہے۔ ملتی جلتی دوائیں کہ شاید یہ دوا کام کرے' شاید یہ دوا فائدہ دے پانچ دس دواؤں کو ملا کر چھٹا مار دیا اب جو Single bullet کا Effect ہے وہ چھروں کا Effect نہیں۔ جب چھٹا مارتے ہیں تو ہر دوا یا بعض آپس میں ایک دوسری کو Antidote بھی کر رہی ہوتی ہیں ملتی جلتی ہونے کی وجہ سے۔ اس لئے یا تو عمومی اثر کو کم کر دیتی ہے یا ایک نیا اثر پیدا کر دیتی ہے جس کو Resultant Effect کہتے ہیں۔ اور جس غرض سے یہ استعمال کی تھی بعینہٖ وہ نتیجہ ہاتھ میں نہیں آتا۔ لیکن بالعموم یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ مرض سنبھل جاتی ہے۔ کچھ نہ کچھ فائدہ دکھائی دیتا ہے۔

This is not right Homoeopathy

اصل Homoeopathy یہ ہے۔ (یعنی اکیلی دوا والی) باوجود اس کے کہ میں بھی چھٹا استعمال کرتا ہوں لیکن بڑے لمبے تجربہ کے بعد چند دواؤں کے آپس میں ملانے کا میں نے جو اثر دیکھا کہ کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہے اور محض وقت کی مجبوری سے میں Conbination دیتا ہوں۔"

اب حضور کے اس ارشاد سے تو واضح ہو گیا کہ حضور Right Homoeopathy یعنی Single Remedy Practice والی ہومیوپیتھی کو صحیح قرار دے رہے ہیں۔ اور اب اگر کسی کو وقت کی مجبوری نہ ہو اور پروفیشنل ہومیوپیتھس کے پاس یہ عذر تو ہو ہی نہیں سکتا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سینکڑوں دواؤں میں سے ایک دوا آخر کیسے ڈھونڈیں گے کونسی علامت چھوڑیں گے اور کس علامت کو اہمیت دیں گے۔ الحمد للہ ہومیوپیتھی ایک باقاعدہ سائنس بھی ہے اور اس کے باقاعدہ قوانین ہیں جن پر چل کر ہم ایک درست دوا بفضلِ تعالیٰ ڈھونڈ سکتے ہیں مثلاً آپ کے کلینک میں ایک مریض آتا ہے وہ آپ کو پچاس کے قریب اپنی علامات بتاتا ہے۔ آپ اس کی علامات احتیاط سے نوٹ کر کے میٹریا میڈیکا کنسلٹ کرنا شروع کر دیتے ہیں' اس کی دس علامات ایک دوائی میں ملتی ہیں۔ تین دوسری میں' پانچ تیسری میں بیس کسی اور میں اور باقی کچھ اور میں' تو اب آپ اس کو کون سی دوائی دیں گے۔ کیا ساری ملا کر؟ جی نہیں۔ صرف ایک مریض میں پائی جانے والی علامات کی اہمیت کے لحاظ سے درجہ بندی واضح ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر ہومیوپیتھی پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے حاضرین سے کہا "سٹوڈنٹس کو میٹریا میڈیکا پڑھنا نہیں آتا۔ مثلاً اس کلاس میں سے مجھے کون Sepia دوائی کی اہم ترین علامت بتائے گا۔ کچھ طالب کہنے لگے کہ Sepia کا خاص سردرد' کسی نے کہا سیپیا کا خاص ایگزیما۔ کسی نے کچھ کہا' کسی نے کچھ اور کہا۔ ایک پرانے طالب علم کو جواب دینے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے درست جواب دیتے ہوئے کہا کہ سیپیا کی اہم ترین علامت مریضہ میں خاوند اور بچوں سے محبت ختم ہو جانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھیں۔ اب سیپیا دوائی تو سب نے پڑھی ہوئی تھی۔ لیکن کسی کے نزدیک اہم ترین علامت کچھ تھی اور دوسرے کے نزدیک کوئی اور' غرض پہلے میٹریا میڈیکا پڑھنے کا درست طریق آنا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں ایک مریض میں پائی جانے والی علامات کی اہمیت کے لحاظ سے درجہ بندی واضح ہونی چاہئے۔"

گزشتہ ہومیوپیتھ اساتذہ میں سے حضور ایدہ اللہ کا پسندیدہ ترین ہومیوپیتھ جس کا ذکر حضور بارہا ہومیوپیتھی کلاسوں میں فرما چکے ہیں وہ ڈاکٹر جیمز ٹائلر کینٹ ہے جو اس صدی کے شروع میں فوت ہوا ساری عمر ایک مریض کے لئے ایک دوا دیتا رہا۔ اور حضور کا پسندیدہ ترین میٹریا میڈیکا بھی کینٹ کا ہی ہے۔ اس ڈاکٹر کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کے علم میں جس قدر قطعیت ممکن ہے وہ کینٹ میں ہے۔ علامات کی درجہ بندی ان کی اہمیت کے لحاظ سے جو ہومیوپیتھی کی پہلی اور بنیادی کتاب "آرگین آف میڈیسن بائی ڈاکٹر سیموئیل کرسچن ہانمن" میں درج ہے کی بہترین تشریح کینٹ نے اپنے لیکچرز آن ہومیوپیتھک فلاسفی میں درج کی اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

**اس درجہ بندی میں پہلے نمبر پر وہ علامات ہیں جن کا تعلق پسند و ناپسند سے ہو۔**

یا جو مریض کی خواہش یا اس کی بعض اشیاء سے نفرت کے بارے میں ہوں۔ مثلاً لوگوں میں بیٹھنے کا خوف یا تنہائی کا خوف۔ اندھیرے کا خوف' تنگ جگہوں کا خوف' موت کا خوف یا بے حد غصہ آنا یا بے چینی۔ اپنے عزیزوں دوستوں سے محبت کا ختم ہو جانا۔ غم' ڈپریشن وغیرہ غرض روح کی تمام ایسی کیفیات جن میں اعتدال سے ہٹ کر کوئی بات ہو وہ تمام علامات اس درجہ میں پائی جاتی ہیں۔ ایک خطرہ کی حالت میں مناسب حد تک خوف محسوس کرنا ایک نارمل بات ہے۔ لیکن یہ خوف نارمل سے بہت بڑھ جائے یا بہت کم ہو جائے تو یہ Abnormality ہو گی جو کسی ہومیوپیتھک دوا کی طرف نشاندہی کرے گی۔ مثلاً ایک مریضہ میں اپنے خاوند اور بچوں سے محبت یکسر ختم ہو جاتی ہے۔ تو یہ اسی درجہ کی علامت ہے۔ اب اس مریضہ کی یہ ایک علامت Sepia میں اتنی ہی نمایاں پائی جاتی ہے۔ اب اسی مریضہ کی پچاس اور علامات اور دوائیوں میں پائی جائیں تو ہم وہ تمام دوائیں چھوڑ کر Sepia ہی دیں گے۔

**دوسرے نمبر پر وہ علامات ہیں جو عقلی خرابیوں سے متعلق ہیں۔**

ان میں جذبات سے تعلق رکھنے والی علامات شامل نہیں۔ مثلاً ایک مریض آپ کے کلینک میں آکر کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب میں اچھا بھلا تھا کچھ عرصہ سے آسان سا حساب کا سوال بھی حل نہیں کر سکتا مثلاً سولہ میں انیس جمع کرتا ہوں تو سوچ سوچ کر تھک جاتا ہوں لیکن جمع نہیں کر پاتا۔ اب اس مریض میں جذبات کا حصہ بالکل نارمل ہے صرف ذہن کا منطقی حصہ یعنی سمجھ متاثر ہوئی ہے نہ کہ جذبات۔ ان علامات کا درجہ اس کے بعد آنے والے سب درجات سے اہم اور بلند ہے۔ سوائے اوپر ذکر کئے گئے جذبات والے درجہ سے۔ اس سمجھ والے درجہ کا مقام جذبات والے درجہ سے نیچے ہے لیکن ایک مریض میں اس سمجھ والے درجہ کی خرابیاں نظر آئیں یعنی Intellectuality یا Rationality کی خرابیاں اور ایسا مریض آپ کے کلینک میں آکر کہتا ہے ڈاکٹر صاحب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں حساب کا آسان سا سوال بھی حل نہیں کر پاتا یا کہتا ہے ڈاکٹر صاحب میں پورا صفحہ پڑھ جاتا ہوں لیکن بالکل سمجھ نہیں آ رہی ہوتی یا یہ کہے کہ کسی چیز پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا اور اس کی یہ علامت ایک دوائی میں پائی جاتی ہو اور چاہے پچاس دیگر علامات کسی اور دوائی میں پائی جاتی ہوں تو ہم وہی ایک دوائی دیں گے جس میں یہ سمجھ کی خرابی والی وہ علامت ہے اور باقی پچاس علامتوں والی دوا بھی چھوڑ دیں گے۔

**سوم وہ علامات ہیں جن کا تعلق انسان کے حافظے سے ہو۔**

مثلاً قریب کی باتیں یاد رہنا لیکن پرانی باتیں بھول جانا یا اس کے الٹ ماضی کی باتیں یاد رہنا اور کچھ دیر پہلے کی باتیں بھول جانا یا باقی حافظہ ٹھیک ہونا صرف لوگوں کے نام بھول جانا یا گھر کا رستہ بھول جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب حافظے کی کمزوری کی مختلف قسمیں ہیں۔

یہ بہت اہم علامتیں ہیں کیونکہ یہ ذہن سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن ان کا درجہ اہمیت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر وہ ذہنی علامات ہیں جو جذبات اور احساسات سے تعلق رکھتی ہیں دوسرے نمبر پر وہ ذہنی علامات ہیں جو سمجھ سے متعلقہ ہیں اور تیسرے نمبر پر یہ حافظے سے متعلق علامات ہیں۔ لیکن ان کا درجہ بھی نیچے آنے والی تمام علامات سے اہم ہے۔

**چہارم وہ علامات ہیں جو عمومی طور پر تمام انسان پر پھیلی ہوئی ہوں۔**

تمام جسم' خون اور جسم کے باقی مادوں کی علامات بھی اس درجہ میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں علامات کی کمی بیشی کے عوامل یعنی Modalities بھی اس میں شامل ہیں۔ اس درجہ میں آپ تمام جسم پر محیط علامات دیکھیں گے

لیکن' جذبات سے متعلق کوئی علامت اس میں شامل نہیں ہے۔ اور ہاں احساسات سے متعلقہ جو علامات آپ اس درجہ میں دیکھیں گے ان کا تعلق انسان کے جسم سے ہے نہ کہ ذہن سے مثلاً سارا بدن دکھتا ہوا محسوس ہونا یا سن محسوس ہونا یا سارا جسم گرم محسوس ہونا یا ٹھنڈا محسوس ہونا یہ تمام جنرل علامات ہیں جو کہ جسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیز خون اور دیگر مادوں مثلاً Lymphatic Glands سے متعلقہ علامات بھی اس درجہ میں شامل ہیں۔ کیونکہ وہ تمام جسم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اکثر مبتدی ہومیوپیتھ Modalities یعنی کمی بیشی کے عوامل اور علامات میں فرق نہیں کر پاتے۔ اور اس سے انہیں بہت سی مشکلات درپیش آتی ہیں۔ مثلاً جسم کا سن ہو جانا ایک علامت ہے اور چلنے پھرنے سے آرام آنا یا لیٹنے سے بڑھ جانا وغیرہ یہ Modalities ہیں۔ علامات نہیں۔ یہ عوامل علامات کی شدت کو کم یا زیادہ کر رہے ہیں۔ شروع میں بہت سے ہومیوپیتھ ایک مریض کی Modality کو کسی دوائی کی علامت سمجھ لیتے ہیں یا اس کے برعکس ایک مریض کی علامت کو کسی دوائی کی Modality سے Confuse کر دیتے ہیں۔ اس چوتھے درجہ میں جسم کی عمومی یعنی General علامات کے ساتھ ساتھ ان کی Modalities بھی شامل ہیں۔ غرض اس چوتھے درجہ میں تمام جسم پر محیط علامات تو شامل ہیں لیکن ان میں کوئی ذہنی علامت شامل نہیں۔ چوتھے درجہ میں شامل علامات آئندہ ذکر کی جائے

والی تمام علامات سے اہم ہیں لیکن ان کا درجہ تمام ذہنی علامات کے بعد ہے۔ دوسرے لفظوں میں جسمانی علامات کتنی بھی اہم ہوں ان کا درجہ ذہنی علامات کے بعد ہے۔

## پنجم وہ علامات ہیں جو سارے جسم پر تو حاوی نہ ہوں بلکہ ان کا تعلق جسم کے بعض حصوں سے ہو۔

مثلاً مریض صرف ہاتھ میں درد کی شکایت کرتا ہے یا معدہ میں ٹھنڈک وغیرہ کا احساس بیان کرتا ہے یا صرف آنکھ یا صرف کان وغیرہ کی تکلیف بتاتا ہے تو یہ سارے اعضاء مریض کا حصہ تو ہیں لیکن مریض کا ان کے علاوہ ایک اپنا وجود ہے۔ یہ تمام مریض کی نمائندگی نہیں کرتے۔ مثلاً ایک مریض کلینک میں آکر بتاتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں حرکت سے درد ہوتا ہے اب ایک مبتدی کا ذہن فوراً Bryonia کی طرف جائے گا کہ اس دوا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے حالانکہ ممکن ہے کہ اس مریض کو بذات خود مجموعی طور پر حرکت سے آرام اور راحت ملتی ہو۔ تو ہم مریض کی مجموعی کیفیت یعنی اس کی جنرل علامات کو صرف ہاتھ تک محدود علامات پر فوقیت اور ترجیح دیں گے۔ کیونکہ شفا کا عمل مرکز سے سرحدوں تک جاتا ہے نہ کہ اس کے الٹ۔ تو پنجم وہ علامات ہیں جو سارے جسم پر تو حاوی نہ ہوں ہاں جن کا تعلق جسم کے بعض حصوں سے ہو ان کی مزید درجہ بندی میں ان متاثرہ حصوں سے نکلنے والے مختلف مادوں کی علامات کو پہلا درجہ حاصل ہوگا اور پھر ان کے بعد اس جگہ کی علامات میں کمی بیشی کے عوامل کا درجہ ہوگا۔

پھر ان علامات میں عجیب اور نایاب علامات ہیں۔ جو پورے جسم میں بھی ہو سکتی ہیں اور جسم کے صرف کسی ایک حصہ میں بھی ہو سکتی ہیں اور تجربہ کار معالجین جانتے ہیں کہ وہ صحیح دوا کی طرف فوری راہنمائی کر سکتی ہیں اس لئے ان کی بہت اہمیت ہے لیکن اگر یہ راہنما علامات (Keynotes) جس دوائی کی طرف اشارہ کریں اور اس دوائی کی عمومی علامات مریض کی عمومی علامات کے مخالف ہوں تو ایسی صورت میں ہم ایک عجیب وغریب راہنما علامت کو مریض کی عمومی علامات پر قربان کر دیں گے اور ایسی دوا ڈھونڈیں گے جس میں وہ عمومی علامات پائی جائیں جو عمومی علامات مریض میں موجود ہیں۔ مثلاً ایک مریض یہ علامت بیان کرتا ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کی ناف دھاگے سے پیچھے کمر کی طرف کھنچ رہی ہے اب سب یہ جانتے ہیں کہ یہ ایک عجیب اور نایاب علامت Plumbum Met یعنی سیسے میں پائی جاتی ہے۔ اگر مریض کی جنرل علامات جن کی تفصیل اوپر آچکی ہے۔ Plumbum Met کی جنرل علامات کے مخالف ہوں تو ہم اس ناف والی اہم Keynote علامت کو چھوڑ دیں گے اور مریض کی جنرل علامتوں سے مطابقت رکھنے والی دوا تلاش کریں گے۔

## Case Taking

اب ہم اس مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف آتے ہیں جس کا تعلق Case Taking کے فن سے ہے۔

کمبینیشن Combinations اس بنیاد پر دیئے جاتے ہیں کہ ان میں شامل مختلف دوائیں پچھلے تجربوں میں ایک خاص بیماری میں مفید دیکھی گئی ہیں۔ لیکن فرض کریں کہ ایک Combination میں مریض کی دوائی نہیں ہے تو پھر ہم کیا کریں گے اور یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ Combinations کبھی کام کرتے ہیں کبھی نہیں حضور فرماتے ہیں۔

"کالک (Colic) کے نسخہ میں نکس وامیکا موجود ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ پورے نسخہ سے فائدہ نہیں ہوا لیکن اکیلی نکس وامیکا کی ایک خوراک دی۔ اس نے حیرت انگیز فائدہ دکھایا۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل زیر دوا آرنیکا)

اب ایسی صورت میں تمام ہومیو پیتھ بیک زبان کہیں گے کہ پھر ہم مریض کی علامات کے مطابق ایک موزوں ترین دوائی ڈھونڈیں گے۔ بالکل صحیح لیکن مریض کی ایک درست دوائی ڈھونڈنا ایک ہی ریاضت کو چاہتا ہے۔ وہ صلاحیتیں آہستہ آہستہ ماند پڑ جاتی ہیں جن کو ایک لمبا عرصہ استعمال نہ کیا جائے۔ وہ تیز نگاہ جس سے مریض کی علامات ڈھونڈھی جاتی ہیں وہ گہری نظر جس سے مطابقت رکھنے والی موزوں ترین دوائی تلاش کی جاتی ہے وہ رفتہ رفتہ کند ہوتی جاتی ہے۔ اگر ذہن میں صرف بیماریوں کے نام پر چند نسخے ہی موجود ہوں تو یہ مبتدیوں کے سلسلہ میں تو ایک قابل قبول بات ہے کہ وہ ہومیو پیتھی کے نہایت باریک مضامین کو چھوڑ کر Combinations بوقت ضرورت گھر میں استعمال کر لیں اور حضور ایدہ اللہ نے جو مختلف نسخے دنیا کو بتائے ہیں ان میں بھی حضور ایدہ اللہ کا یہی منشاء ہے کہ گھر کی عورتیں بچے اور دیگر مبتدی حضرات فوری فائدہ حاصل کر سکیں اور اس بات نے الحمدللہ ہومیو پیتھی کو عام کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ لیکن کیا ایک اچھے پروفیشنل ہومیو پیتھ کے پاس کوئی عذر ہے کہ وہ اپنے مریضوں کی سچی ہمدردی میں ان کے لئے کچھ وقت نکال کر ہر علامت پر غور کر کے ان کے لئے موزوں ترین دوائی تلاش نہ کریں! جو اس کو فوری کامل اور بغیر کسی سائیڈ ایفکٹس کے شفا دے سکے۔ اس مسلسل مشق سے ایک اچھا پروفیشنل ہومیو پیتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ صلاحیت حاصل کر لیتا ہے کہ جس سے 'قطع نظر مریض کی بیماری کے نام کے' وہ مریض کی علامات کے مطابق بآسانی درست دوا تلاش کر لیتا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ دوائیاں تو تفصیل سے میٹریا میڈیکا میں درج ہوتی ہیں لیکن مریض سے مطلوبہ علامات اخذ کرنا جوئے شیر لانے کے برابر ہے۔ مثلاً ایک مبتدی بھی کتاب میں سیپیا پڑھ کر یہ علامت ذہن میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کہ سیپیا کی مریضہ میں بلاوجہ خاوند اور بچوں کی محبت غائب ہو جاتی ہے لیکن کون سی مریضہ ہمارے معاشرہ میں آپ کو کلینک میں آکر یہ خوشی خوشی خبر سنائے گی کہ "جی ڈاکٹر صاحب میری اپنے خاوند اور بچوں سے محبت ختم ہو گئی ہے" غرض ہومیو پیتھی ایک سائنس بھی ہے اور آرٹ بھی ہے۔ اس کے قوانین اور اصول اٹل سائنسی حقیقت ہیں۔ لیکن Case Taking یعنی مریضوں کی درست علامات لینا ایک فن ہے۔

اس دنیا میں ہر شخص دوسرے سے مختلف ہے۔ ہر شخص کی اپنی ایک علیحدہ شخصیت ہے۔ اس کی اپنی ایک دنیا ہے اس کے مسائل جدا اور بحیثیت مریض وہ ہماری انفرادی توجہ چاہتا ہے۔ ایک مریض کوئی مشین نہیں کہ جو بگڑ گئی تو بس چند کل پرزے مرمت کر لئے بلکہ مریض میں موجود ایک روح ہے جو ایک حساس دل رکھتی ہے۔ ہومیو پیتھی کی عظمت اور دوسرے طریقہ ہائے علاج پر برتری اس وجہ سے بھی ہے کہ واحد یہی طریقہ علاج ہے جو انسان کی حساس روح کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور انسان کی باریک نفسیاتی بیماریوں تک بھی اس کو دسترس حاصل ہے۔ یعنی بالفرض کوئی مریض آپ کے کلینک میں پیشاب کی تکلیف لے کر آتا ہے اور یہ تکلیف اس کی کسی گہری نفسیاتی الجھن کی وجہ سے ہے تو کیا آپ اس کی پیشاب کی شکایت دور کرنے کی حد تک ہی رہیں گے۔ اگر آپ ایسا کر بھی لیں گے تو وہ بنیادی نفسیاتی بیماری کہیں کسی اور رنگ میں ظاہر ہو جائے گی۔ مسلسل Combination پریکٹس کرنے سے ایک ہومیو پیتھ کا ذہن ہرگز ہرگز اس پیشاب کی تکلیف کے پیچھے کسی گہری نفسیاتی بیماری کی علامات ڈھونڈنے کا عادی نہیں رہتا۔ وگرنہ شاید وہ اس نفسیاتی تکلیف کی چند دوائیں ملا کر دینے سے مریض کو کچھ تھوڑا بہت فائدہ پہنچا دیتا۔

خاکسار نے بھی ایک عرصہ Combinations پریکٹس کی ہے اب اس میں مشکل یہ تھی کہ مریض کے دوسرے وزٹ پر علامات میں جو تبدیلیاں ظاہر ہوتیں وہ کسی بھی دوائی کی طرف راہنمائی کرنے سے قاصر رہتیں کچھ پتہ نہ چلتا کہ اب کیا کیا جائے۔ مثلاً دو یا تین دواؤں میں سے کون سی دوا ان نئی علامتوں کا باعث بنی اور اب یہ علامتوں میں ہلکی سی تبدیلی کس دوا کو طلب کرتی ہے کچھ پتہ نہ چلتا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کا اقتباس ایک دفعہ پھر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کے مطابق Combination ایک استثنائی صورت ہے نہ کہ اکیلی دوا دینا۔

ہومیو پیتھی ایک ایسی چیز ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے آج ہی اس کا نام سنا ہو اور آج ہی وہ چند دوائیں سن کر استعمال کرنا شروع کر دے تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرنا شروع کر دے گا۔ اسی طرح تمام ایسے لوگ جو اس کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے ہوں وہ ملتی جلتی دوائیں استعمال کر کے تھوڑا بہت فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں لیکن کیا ہومیو پیتھی صرف یہی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "ایک ہومیو پیتھ کا مقام بہت بلند ہے" اس سے مراد ہومیو پیتھی میں اس چھپی ہوئی خاصیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جس کو استعمال کر کے ایک ہومیو پیتھ انسانیت کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو ہومیو پیتھی سے تھوڑا بہت فائدہ حاصل کرنا ہے اور دوسری طرف ہومیو پیتھی سے آخری ممکنہ حد تک یعنی Maximum فائدہ حاصل کرنا ہے۔ ہومیو پیتھی علم کی تو بنیاد ہی اکیلی اکیلی دوائی کی خاصیتیں سمجھنا اکیلی اکیلی دوا کی شخصیت سمجھنا ہے۔ یہ بات نہ ہوتی تو حضور اپنے میٹریا میڈیکا میں اکیلی اکیلی دوا اتنی تفصیل سے نہ پڑھاتے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جب کسی ہومیو پیتھ کو ایک مریض کے لئے ایک مناسب دوا نہیں مل پاتی تو مجبوراً Combination دیتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شروع میں ایک مریض کے لئے ایک دوا ڈھونڈنا مشکل کام ہے اور ایک طرف علامتوں کا ہجوم ہوتا ہے اور دوسری طرف بہت سی ملتی جلتی علامتوں والی دوائیں لیکن مسلسل کوشش محنت اور دعا سے یہ مشکلات اللہ کے فضل سے آسان ہوتی جاتی ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی ہومیو پیتھ بنائے اور ہم بہتر رنگ میں انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

## خلاء۔سائنسی تحقیق یا جاسوسی

ڈیڑھ دو سو سال قبل خلاء کی لامحدود پہنائیوں تک انسان کی رسائی ممکن نہیں تھی۔ یہی خلاء آج دنیا بھر کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ صرف سائنسی اور خلائی تحقیق کا "میدان" ہی نہیں ہے بلکہ جاسوسی کا مرکز بھی ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں امریکہ، برطانیہ اور یورپ نے اپنے جتنے سیارے خلاء میں بھیجے ہیں ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ربع صدی پہلے کبھی کبھار کوئی راکٹ کسی خلائی سیارے کو لے کر خلاء کی طرف روانہ ہوتا تھا۔ آج ہر دوسرے مہینے کوئی نہ کوئی راکٹ خلاء کی طرف بلند ہوتا ہے۔ خلائی سیاروں کے اس سلسلے میں زیادہ تیزی 20 دسمبر 1996ء کو آئی جب 20 منزلہ عمارت جتنا بلند ٹیٹان راکٹ کیلیفورنیا کے ائر فورس بیس سے ایک خلائی سیارے کو لے کر روانہ ہوا۔ اس خلائی راکٹ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر 80 کروڑ ڈالر کی لاگت آئی۔ اس طیارے کی مدت صرف 5 سال ہے۔ یعنی یہ 2001ء میں کام کرنا چھوڑ دے گا۔ اس خلائی سیارے کا اصل مقصد خلاء میں رہ کر امریکہ کے لئے جاسوسی کرنا ہے۔ اس وقت بھی خلاء میں امریکہ کے 20 سے زائد مصنوعی سیارے گردش کر رہے ہیں۔ جن کی دیکھ بھال پر ایک ارب ڈالر سالانہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان میں بیشتر سیارے سائنسی تحقیق کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

# اطلاعات واعلانات

## ماہرامراض ذہن کی آمد

مورخہ 28-10-2001 بروز اتوار مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض ذہن فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ضرورت مند احباب شعبہ پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## نکاح

مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسۃ الحفظ لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم ملک منیر احمد صاحب قمر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ نصرت پروین ملک صاحبہ بنت ملک عبدالرحمٰن صاحب آف چک نمبر 35 شمالی سرگودھا حال مقیم جرمنی مکرم عبدالعزیز عابد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 19۔اکتوبر 2001ء کو بیت الاحمدیہ چک نمبر 35 شمالی میں مبلغ 5000 جرمن مارک حق مہر پر کیا۔

نیز میرے بھتیجے عزیزم ملک شاہد خان صاحب ابن مکرم ملک عبدالغفور صاحب آف چک نمبر 35 شمالی سرگودھا کے نکاح کا اعلان بھی اسی روز مکرم عبدالعزیز عابد صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ عزیزہ پروین ملک صاحبہ بنت ملک عبدالرحمٰن صاحب مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو جانبین کے لئے اپنے فضل سے بابرکت بنائے۔

## نتیجہ مقالہ نویسی 2001-2000ء

بعنوان

**حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب**

**خدام الاحمدیہ پاکستان**

1-شکیل احمد ناصر دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ
2-شفیق احمد بٹ وحدت کالونی لاہور
3-مرزا عرفان قیصر ناصر ہوسٹل ربوہ
4-عمران اسلم رانا وقف جدید ہوسٹل ربوہ
5-عزیز احمد عمر بھٹی دارالعلوم وسطی ربوہ
6-حارث مجید دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ
7-منصور احمد خان محمود آباد کراچی
8-حافظ مرزا محمد امجد دارالعلوم غربی صادق ربوہ
9-منشاد احمد نیر فیصل ٹاؤن لاہور
10-توقیر احمد آصف دارالحمد فیصل آباد

(مہتمم تعلیم)

## تقریب رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ امۃ الشکور دین صاحبہ بنت محترم چوہدری امیر الدین صاحب کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم جمیل احمد بٹ نیو سعید پارک شاہدرہ لاہور مورخہ 21۔اکتوبر 2001ء کو دفتر صدر عمومی کے ہال میں منعقد ہوئی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ عزیزہ امۃ الشکور دین صاحبہ محترم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب گولبازار ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6۔اکتوبر 2001ء کو مکرم عظیم انور صاحب اور عزیزہ بشریٰ محمود آف نیو جرسی کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام باسمہ محمود عطا فرمایا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم محمد انور صاحب صدر جماعت شالیمار ٹاؤن کی پوتی اور مکرم غلام محمد صاحب کی پڑپوتی اور مکرم طارق محمود صاحب جاوید امیر سیرالیون کی نواسی ہے۔ رشتہ میں بچی مکرم محمد شریف صاحب آف نیو یارک سابق خادم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی کی بیٹی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی درازی عمر، نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں داخلہ کے لئے خواہشمند طلبہ جو 30 ستمبر 2001ء کو انٹری ٹیسٹ میں Appear ہوئے تھے سے گزارش ہے کہ اپنی درخواستیں 8 نومبر تک جمع کروا دیں۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 20-10-2001ء

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب محمود آباد کراچی کی والدہ محترمہ محمودہ بٹ صاحبہ کا مورخہ 18۔اکتوبر 2001ء ڈاکٹر عقیل بن اقبال، کراچی میں بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

# خبریں

ربوہ: 23 اکتوبر

☆ بدھ 24 اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-30
☆ جمعرات 25۔اکتوبر۔ طلوع فجر: 4-54
☆ جمعرات 25۔اکتوبر طلوع آفتاب: 6-16

**ہرات کے ہسپتال پر بمباری۔** طالبان نے امریکی فوج پر افغانستان پر حملوں میں کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار استعمال کرنے کا الزام عائد کیا ہے تاہم امریکہ نے فوری طور پر اس کی تردید کی ہے دوسری طرف ہرات پر امریکی حملوں میں 100 بستروں کا ہسپتال تباہ ہو گیا جس سے ڈاکٹرز، نرسوں اور مریضوں سمیت 100 سے زائد افراد ہلاک ہوئے جبکہ بتایا گیا ہے کہ ہسپتال مریضوں سے بھرا ہوا تھا کہ رات کو امریکی حملوں کے دوران ایک بم اس پر گر گیا۔ جبکہ صوبہ روزگان کے قصبے کیرن کوٹ میں 18 شہری ہلاک اور 23 زخمی ہو گئے۔ تاہم امریکی حملوں کا رخ کابل کے باہر اہم شمالی شہر مزار شریف پر رہا جہاں شمالی اتحاد کے فوجی طالبان سے لڑ رہے ہیں اور ان حملوں کا مقصد شمالی اتحاد کو ان شہروں پر قبضے میں مدد دینا ہے۔ امریکی طیاروں نے قندھار، جلال آباد، وادی پنج شیر اور بگرام ہوائی اڈے کے قریبی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

**15 ہزار افغان پاکستان آنے کے منتظر۔** امریکی فضائی حملوں کی وجہ سے افغانستان میں انسانی صورت حال خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ اور تقریباً دس ہزار سے پندرہ ہزار افغان پاکستان میں داخلے کی اجازت ملنے کے انتظار میں سرحد پر پڑے ہوئے ہیں۔ جنگی طیاروں کے حملوں کی وجہ سے امدادی کارروائیوں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ تاہم طالبان حکام نے کہا ہے۔ کہ وہ افغانستان میں کام کرنے والے امدادی کارکنوں کو ہر ممکن تحفظ فراہم کریں گے۔ تاہم بے یارو مددگار افغان باشندوں تک خوراک اور دوائیں پہنچ سکیں۔ اے پی کے مطابق چمن کی سرحد پار کر کے پاکستان آنے کے خواہش مند تقریباً پندرہ ہزار افغان دونوں ملکوں کی سرحدوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔

**امریکہ رمضان سے پہلے حملے بند کر دے۔** صدر جنرل مشرف نے زور دیا ہے کہ افغانستان پر امریکی حملے رمضان المبارک کے آغاز سے قبل بند کر دیئے جائیں وہ امریکی ٹیلی ویژن سی این این کو انٹرویو دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکی فوجی کارروائی رمضان میں بھی جاری رہی تو اس سے مسلم دنیا میں منفی رد عمل ابھر سکتا ہے۔ رمضان المبارک 17 نومبر کو شروع ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا اس طرح فوجی مہم پر تو کوئی خاص اثر نہیں ہو سکتا تاہم مسلم دنیا میں اس کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں لہذا امید اور خواہش ہے کہ رمضان سے پہلے یہ کارروائی بند ہو جائے گی۔

**سری نگر ائیربیس پر فدائی حملہ۔** مجاہدین نے سری نگر میں ائیربیس پر قبضہ کر دیا۔ تین گھنٹے کی جنگ میں متعدد جنگی طیاروں کو نقصان پہنچا۔ بی ایس ایف اور ائیربیس کے 8 اہلکار بھی مارے گئے۔ یہ سری نگر سے 30 کلومیٹر دور انڈین ائیرفورس کا مرکزی جنگی ائیربیس تھا۔ حملہ کے بعد ائیربیس سے اسرائیلی طیارے ہٹا لئے گئے۔ فوج نے کئی کلو میٹر تک غیر اعلانیہ کرفیو لگا دیا۔ قریبی دیہات کے سینکڑوں افراد کو شناخت پریڈ کے لئے گھروں سے کھینچ لایا گیا۔

**بھارت دھمکیاں نہ دے۔** صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ لائن آف کنٹرول کے پار سے دھمکیاں دینے کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ پاکستان نے چوڑیاں نہیں پہن رکھیں' بھارت کی طرف سے بار بار ٹارگٹ ہٹ کرنے کی باتیں اچھی نہیں۔ بھارت کو دھمکیوں کی سے انہیں کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہوگا۔ بھارتی لیڈر کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اگر انہوں نے کوئی مہم جوئی دکھانے کی کوشش کی تو انہیں پورا جواب دیا جائے گا۔

**سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی۔** سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی آ گئی ہے جبکہ مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں 20 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مارکیٹ میں تیزی کا یہ رجحان مارکیٹ کھلنے کے ساتھ شروع ہوا۔ مارکیٹ میں اتنی تیزی تھی کہ ممبران سٹاک ایکسچینج انتظامیہ سے ٹریڈنگ اوقات میں اضافے کے لئے مطالبہ کرتے رہے۔ مارکیٹ میں جو بھی حصص فروخت کے لئے پیش کیا جاتا فوراً فروخت ہو جاتا۔ تیزی کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاری کی طرف سے کی جانے والی بھاری خریداری کے آرڈرز ہیں۔

**ہمارا صرف 10 فیصد نقصان ہوا۔** طالبان نے امریکی دعویٰ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے فوجی ٹھکانوں اور اسامہ کے نیٹ ورک کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا۔ پینٹاگون نے دعویٰ کیا تھا کہ طالبان کے فوجی ٹھکانوں اور اسامہ کے نیٹ ورک کو مکمل تباہ کر دیا گیا ہے۔ طالبان کے اطلاعاتی ایجنسی کے سربراہ نے بتایا کہ امریکی بمباری سے ہمارا نقصان ضرور ہوا ہے مگر وہ دس فیصد سے زیادہ نہیں۔ پہلا حملہ ہوتے ہی ہمارے لوگ محفوظ ٹھکانوں پر ہو گئے ہیں۔ اسامہ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ انہیں یا ان کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

**مہاجرین کے لئے سرحدیں کھول دیں۔** اقوام متحدہ نے پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ افغان

مہاجرین کے لئے اپنی سرحدیں کھول دیں۔ چمن سرحدی چوکی پر پندرہ ہزار مہاجرین جمع ہیں۔ پناہ گزینوں سے متعلق اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے کہا ہے کہ پاک افغان سرحد پر ہزاروں پناہ گزین بے یارو مددگار پڑے ہیں۔ اور پاکستان میں داخلے کے منتظر ہیں ان کے پاس کھانے پینے کا بھی انتظام نہیں ہے۔ پاکستان سرحد کھول دے تاکہ مہاجرین آسکیں۔ انہوں نے کہا خوراک اور خیمے مہاجرین میں تقسیم کے لئے بھجوا دیئے گئے ہیں۔

**مزید بوجھ برداشت نہیں کر سکتے**۔ پاکستان نے بین الاقوامی امدادی اداروں سے کہا ہے کہ وہ افغانستان کے اندر اپنی امدادی کارروائیاں کریں۔ 30لاکھ سے زائد مہاجرین اس وقت پاکستان میں موجود ہیں۔ سرحد پر 50ہزار سے زائد مہاجرین جمع ہیں۔ پاکستان پر پہلے ہی بڑی تعداد میں مہاجرین کا بوجھ ہے' ہم مزید بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

**فدائی حملے نہیں کریں گے**۔ اسامہ اور القاعدہ نے امریکہ سمیت کسی بھی ملک میں فدائی حملے نہ کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اس سلسلے میں اسامہ اور ملا عمر کے درمیان امریکہ سمیت کسی بھی ملک کے خلاف خودکش حملے نہ کرنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔

**اسرائیلی فوجیوں نے 4 فلسطینی ہلاک کر دیئے**۔ اسرائیلی فوج کی طرف سے فلسطین کے چھ شہروں کا محاصرہ جاری ہے۔ اسرائیل کی تشدد کی کارروائیوں میں مزید چار فلسطینی افراد کو ہلاک کر دیا۔ یاد رہے کہ بیت اللحم' بیت جالہ اور رملہ سمیت چھ شہروں کا محاصرہ کر رکھا ہے۔


اظہار جنرل سٹور
کاروبار (برائے فروخت)
کاروباری حضرات کے لئے سنہری موقع
خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔
حمید احمد شاہد۔ اظہار جنرل سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد ریلوے پھاٹک

ضرورت ہے
ایک ٹی وی مکینک کی جو کراچی میں رہتے ہوں
اور ٹی وی کے کاروبار کو اچھی طرح سمجھتے ہوں
رابطہ۔ آر۔ اے منور سٹار نیلام گھر
عید گاہ روڈ فیصل آباد
فون 041-761761-0300-9660632

OCP (DBA/Developer) نئی کلاسز
مورخہ 3نومبر 2001ء سے نیشنل کالج ربوہ میں Java اور MCSE کے بعد اوریکل (OCP) کے دونوں ٹریکس کے لئے کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ نہایت کم فیس پر یقینی کامیابی کے خواہشمند طلباء و طالبات یکم نومبر 2001ء تک رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔
نیشنل کالج 23۔ شکور پارک ربوہ فون نمبر: 212034

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

MCSE & ORACLE سرٹیفکیشن کیا ہے؟
کن لوگوں کیلئے اور کہاں مفید ہے؟
تعارفی سیمینار مورخہ 31 اکتوبر
C++ صبح کی کامیاب کلاسز کے بعد شام کی کلاسز کا اجراء
ایپکس
برائے رجسٹریشن و معلومات
دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون: 213694



JEWELLERY THAT STANDS OUT.
Stylish, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

Ar-Raheem


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61